شعبۂ تحقیق واشاعت
**Jamia Islamia Maseehul Uloom, Bangalore**
K.S. Halli, Post Kannur Village, Bidara Halli Hobli, Baglur Main Road, Bangalore - 562149
H.O # 84, Armstrong Road, Mohalla Baidwadi, Bharthi Nagar, Bangalore - 560 001
**Mobile : 9916510036 / 9036701512 / 9036708149**

# فہرست کیا عورت بغیر محرم سفر حج کر سکتی ہے؟

# کیا عورت بغیر محرم سفرِ حج کر سکتی ہے؟

باسمہ تعالیٰ

# کیا عورت بغیر محرم سفر حج کرسکتی ہے؟

حج ایک عظیم الشان عبادت ہے، محض سیر وتفریح اور کھیل تماشا نہیں ہے، اسی لئے حج کے متعلق شریعتِ اسلامیہ نے بڑی تفصیل و وضاحت سے کام لے کر اس کے ظاہری و باطنی اصول وآداب بیان فرمائے ہیں، انہی اصول وشرائط میں سے ایک اہم اصول وشرط یہ ہے کہ عورت سفر حج میں اپنے شوہر یا محرم کو ساتھ لے کر جائے گی، بغیر شوہر یا محرم عورت سفر حج نہیں کرسکتی۔ اور محرم سے مراد ایسا مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح نہ ہوسکتا ہو، جیسے بھائی، باپ، بیٹا وغیرہ۔

## بلامحرم سفر سے متعلق احادیث نبویہ

اب اولاً بغیر محرم عورت کا سفر حج پر جانے کے بارے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: " **لا تسافر المرأة ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم** "(عورت تین دن (کی مسافت) کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو)۔(۱)

(۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

(۱) بخاری: ۱/۱۴۷، مسلم: ۱/۴۳۳، ابوداؤد: ۱/۲۴۲، طحاوی: ۱/۳۰۲

کہ :”لا يَحِلُّ لامرأةٍ تؤمن باللّٰه واليومِ الآخِرِ أنْ تُسَافِر سفراً يَكوْن ثَلاثَةَ أيَّامٍ فَصَاعداً إلا وَمَعَها أبُوها أو أخُوها أو زوجُها أو ابنُها أو ذو محرمٍ منها “( کسی عورت کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ تین دن یا اس سے زیادہ ( کی مسافت ) کا سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا اس کا بھائی یا اس کا شوہر یا بیٹا یا اور کوئی محرم ہو )۔(۱)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت تین دن یا اس سے زیادہ کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہیں کر سکتی، یہ اس کے لئے حلال و جائز نہیں اور تین دن کی مسافت اگر ہوائی جہاز سے چند گھنٹوں میں طے ہو جائے تب بھی عورت کیلئے بلا محرم سفر کی اجازت نہیں ہے اور تین دن کی مسافت تقریباً اڑتالیس میل یا سوا ستتر کلومیٹر ہوتی ہے جیسا کہ اپنی جگہ اسکی تفصیل و تحقیق موجود ہے۔(۲)

بعض احادیث میں عورت کیلئے بلا محرم دو دن کے سفر کی ممانعت بھی آئی ہے اور بعض روایات میں ایک دن کے سفر کی ممانعت بھی آئی ہے اور بعض میں عورت کو بلا محرم سفر سے مطلقاً منع کیا گیا ہے۔(۳)

اس قسم کی روایات کے پیش نظر بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عورت چھوٹے یا بڑے کسی سفر میں بھی بغیر محرم کے نہیں جا سکتی۔(۴)

مگر احناف نے تین دن کے سفر والی روایات کو اصل قرار دیا ہے اور انہی پر

---

(۱) ترمذی:۱/۲۲۰، مسلم:۱/۴۳۴، ابوداؤد:۱/۲۴۲، طحاوی:۱/۳۰۲ (۲) اوزان شرعیہ مؤلفہ مفتی محمد شفیعؒ اور شرعی مسافت مؤلفہ مولانا مہربانی علی صاحب دیکھئے (۳) روایات کیلئے دیکھئے بخاری: ۱/۱۴۸، مسلم:۱/۴۳۵ تا ۱/۴۳۶، ابوداؤد ۱/۲۴۱-۱/۲۴۲، ترمذی: ۱/۲۲، طحاوی: ۱/۳۰۱-۱/۳۰۳ وغیرہ (۴) شرح مسلم للنووی:۱/۴۳۲

یہ مسئلہ مبنی کیا ہے کہ عورت تین دن کی مسافت کا سفر بغیر محرم نہیں کرسکتی، یہ روایت اگرچہ مطلق سفر کے بارے میں ہے مگر فقہاء نے سفر حج کیلئے بھی ان کو مدار قرار دیا ہے، ویسے بعض روایات میں حج کے سفر کا بھی ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "**لا تَحُجَّنَّ امْرأةٌ إلَّا ومعها ذُو مَحْرِمٍ**" (کوئی عورت ہرگز حج نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو)۔(۱)

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ عورت کو حج کے سفر پر بلا محرم جانے سے منع کیا گیا ہے اور اس حدیث کی سند صحیح ہے، جیسا کہ گزرا، اس سے معلوم ہوا کہ سفر حج کا بھی وہی حکم ہے جو عام سفروں کا ہے لہٰذا عورت کو بغیر محرم حج کے لئے بھی نہیں جانا چاہئے، یہ ناجائز ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "**لا يخلون رجل بامرأة و لا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم**" (کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے ہرگز ہرگز تنہائی اختیار نہ کرے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم سفر کرے) یہ سن کر ایک شخص نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ یارسول اللہ! میں نے ایک غزوہ میں جانے کے لئے اپنا نام لکھایا ہے اور میری عورت حج پر جارہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: "**اذهب وحج مع امرأتك**" (واپس جاکر اپنی عورت کے ساتھ حج کر)۔(۲)

اس حدیث کے عموم میں "سفر حج" کے داخل ہونے پر امام ابوبکر الجصاصؒ نے اپنی کتاب "احکام القرآن" میں تین طرح سے استدلال کیا ہے: ایک یہ کہ سائل نے

(۱) دار قطنی: ۲/۲۲۲، ابن حجر نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے، الدرایہ مع الہدایہ: ۱/۲۱۳

(۲) بخاری: ۲۸۲۲، صحیح ابن حبان: ۹/۲۷، طبرانی کبیر: ۱۱/۴۲۴، مسند ابویعلی: ۴/۲۷۹

رسول اللہ ﷺ کے اس کہنے سے کہ ’’عورت بلامحرم سفر نہ کرے‘‘، یہی سمجھا کہ اس سے سفر حج بھی مراد ہے، اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی تائید کی، اور ان کے اس سمجھنے پر کوئی نکیر بھی نہیں کی، اگر یہ آپ کی مراد نہ ہوتی تو آپ ان پر نکیر فرماتے، دوسرے یہ کہ آپ نے اس حدیث میں خود ہی فرمادیا کہ: اپنی عورت کے ساتھ حج کر‘‘ اس میں اس بات کی خبر ہے کہ اس حدیث سے آپ کی مراد سفر حج بھی ہے، اور تیسرے یہ کہ آپ نے اس شخص کو غزوہ چھوڑ کر بیوی کے ساتھ حج کرنے کو فرمایا، اگر عورت کا بغیر محرم سفر جائز ہوتا تو آپ اس قدر بڑے اور اہم کام سے ان کو نہ روکتے۔(۱)

## محرم کے شرط ہونے پر فقہاء کی تصریحات

ان احادیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہ وامام احمد بن حنبل نے عورت کے لئے سفر حج میں محرم کا شرط ہونا اخذ کیا ہے، اس سلسلہ میں ہم فقہاء حنفیہ وحنابلہ کی تصریحات پیش کرتے ہیں:

فقہاء حنفیہ میں سے امام ابوبکر جصاص حنفی نے احکام القرآن میں فرمایا کہ:

وعندنا أن وجود المحرم للمرأة من شرائط الحج ، لما روي عن النبي ﷺ أنه قال: " لا يَحِلُّ لامرأةٍ تؤمن بالله واليومِ الآخِرِ أنْ تُسَافِر سفراً فوق ثَلَاث إلَا مَعَ ذي محرم أو زوج " الخ (یعنی ہمارے نزدیک عورت کے لئے محرم کا ہونا شرائط حج میں سے ہے؛ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ (کی مسافت) کا سفر کرے، مگر یہ کہ اس کے ساتھ

(۱) احکام القرآن للجصاص: ۳۰۹/۲ (۲) احکام القرآن: ۳۰۸/۲ (۳) الهدایہ: ۲۱۳/۱-۲۱۴

اس کا شوہر یا کوئی محرم ہو)۔(۲)

اور مشہور حنفی فقیہ علامہ برہان الدین مرغینانی صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ:

" يعتبرفي المر أة أن يكون لها محرم تحج به أو زوج........ ونفقة المحرم عليها ". (۳)

(یعنی عورت کے بارے میں اس بات کا اعتبار کیا جاتا ہے کہ اس کا کوئی محرم یا شوہر ہو جو اس کے ساتھ حج کرے ........اور اس کے محرم کا خرچ بھی عورت ہی پر ہے)

اسی طرح درمختار، شامی، ،بحرالرائق، الجوہرۃ النیر ۃ وغیرہ کتب فقہ میں تصریح موجود ہے کہ عورت کے حق میں یہ بھی شرط ہے کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم بھی سفر کرے اور یہ کہ اس پر اپنے شوہر یا محرم کے سفر کا خرچہ بھی ہو۔(۱)

اور فقہاء حنابلہ میں سے مشہور فقیہ علامہ ابن قدامہ نے ''الکافی'' لکھا ہے کہ:

في حج المرأة ثلاثة أمور ،أحدها : لا يحل لها السفر إليه بغير محرم لما روى أبو هريرة قال قال: رسول ا للّٰه ﷺ "لا يَحِلُّ لامرأةٍ تؤمن باللّٰه واليومِ الآخِرِ أنْ تُسَافِر مسيرة يوم إلا وَمَعَها ذو محرم"

(عورت کے حج میں تین امور ہیں: ایک یہ کہ اس کے لئے بغیر محرم کے حج کا سفر حلال نہیں۔ کیونکہ حضرت ابوھریرہ نے روائے کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ ایک دن (کی مسافت) کا سفر کرے، مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو)۔(۲)

ابن قدامہ ہی نے اپنی دوسری کتاب ''المغنی'' میں بیان کیا ہے کہ: جس

(۱) دیکھو درمختار مع شامی: ۱۴۶۴/۲، اور البحر الرائق :۳۳۸/۲ اور الجوہرۃ النیر ۃ :۲۱۸/۱

(۲) الکافی: ۳۸۴/۱ (۳) المغنی: ۹۷/۳

عورت کو محرم میسر نہ آئے اس پر حج فرض نہیں ہوتا، امام احمد نے اس مسئلہ کی تصریح کی ہے، چنانچہ ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ جو عورت مالدار ہو اور اس کا محرم نہ ہو تو کیا اس پر حج واجب ہے؟ فرمایا کہ نہیں، ابن قدامہ نے اسی کو امام احمد کا مذہب قرار دیا ہے۔(۳)

علامہ ابن تیمیہ حنبلیؒ فرماتے ہیں کہ : أن المرأة لايجب عليها أن تسافر للحج و لايجوز لها ذلك إلا مع زوج أو ذي محرم ، لما روى ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ : لا تسافر المرأة ثلاثاً إلا و معها ذو محرم. ..............................آگے مزید احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں..........................فهذه نصوص من النبي ﷺ في سفرالمرأة بغير محرم ، و لم يخصص سفرا من سفر مع أن سفرالحج من أشهرها و أكثرها" (عورت کے لئے سفر حج نہ واجب ہے اور نہ جائز ہے مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم یا شوہر ہو؛ کیونکہ ابن عمر نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ عورت بغیر محرم تین دن کا سفر نہ کرے ...............آگے مزید احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں..................پس یہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بغیر محرم کے عورت کے سفر کرنے کے بارے میں تصریحات ہیں، آپ نے کسی سفر کی اس سے تخصیص نہیں کی جبکہ سفر حج زیادہ مشہور بھی ہے اور زیادہ پیش آنے والا بھی ہے)۔(۱)

پھر آگے چل کر فرمایا کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کے لئے سفر جائز نہیں مگر اس طرح کہ جس میں بلاء و مصیبت سے امن ہو، پھر بعض فقہاء نے اپنے اپنے انداز پر عورت کے لئے کسی محافظ کا ذکر کیا ہے، جیسے قابل اعتبار عورتوں یا

(۱) شرح العمدة:۲/۱۷۴ (۲) شرح العمدة:۲/۱۷۶

مامون مردوں کا ہونا وغیرہ ،اور اس کے بغیر اس کو سفر سے منع کیا ہے ،لیکن اللہ و رسول نے جو شرط لگائی ہے ( کہ محرم یا شوہر ساتھ ہو ) وہ احق واوثق ہے ۔(۲)

ان عبارات سے امام ابو حنیفہ و امام احمد اور ان کے متبعین کا مسلک معلوم ہو گیا کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کر سکتی ،خواہ وہ عام سفر ہو یا حج کا سفر ہو، یہ اس کے لئے ناجائز ہے اور جس کو محرم میسر نہ ہو اس پر یا تو حج ہی فرض نہیں ہوتا یا فوری طور پر اس کی ادائیگی واجب نہیں ہوتی ۔

## مالکیہ وشوافع کا مسلک

اب رہے امام مالک و امام شافعی ،تو یہ حضرات بھی ان احادیث کی وجہ سے فی الجملہ اس کے قائل ہیں کہ عورت کے سفر کے لئے محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے،ان حضرات کا صرف اس میں اختلاف ہے کہ اگر محرم یا شوہر نہ ہو یا ساتھ نہ جائے تو کیا معتبر لوگوں کی جماعت کے ساتھ عورت کو حج کے لئے سفر کرنا جائز ہے یا نہیں ، یہ دونوں ائمہ کہتے ہیں کہ جائز ہے،اور امام ابو حنیفہ و امام احمد کہتے ہیں کہ جائز نہیں ، پھر امام مالک مردوں کی جماعت ہو یا عورتوں کی ہو یا دونوں کا مجموعہ ہو کسی میں بھی شامل ہو کر حج کرنے کی عورت کو اجازت دیتے ہیں ، جبکہ امام شافعی یہ کہتے ہیں کہ ثقہ عورتوں کی جماعت ہونا چاہئے ۔

ابو القاسم العبدری مالکی نے ابن حبیب سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :"

لها أن تخرج للفرض بلا إذن الزوج وإن لم تجد محرماً ولا بد في التطوع من إذنه والمحرم ، وقال خليل في مناسكه: ليس من شروط استطاعة المرأة وجود زوج أو محرم على المشهور ، بل يكتفي بالرفقة المأمونة ،

---

(۱) التاج والاکلیل:۵۲۱/۲

هذا في حج الفريضة و أما في النافلة فلا "(عورت کو اجازت ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر حج کو جائے اگر چہ اس کو محرم نہ ملے،لیکن نفلی حج میں ضروری ہے کہ شوہر کی اجازت اور ساتھ محرم ہو،اور خلیل نے کہا کہ مشہور قول پر عورت کے لئے حج کی استطاعت ہونے کی شرطوں میں سے یہ نہیں ہے کہ شوہر یا محرم ہو، بلکہ قابل اطمنان رفقاء ہوں تو یہ کافی ہے، یہ حج فرض میں ہے لیکن نفلی حج میں ایسا نہیں )۔(۱)

اور مالکیہ کی معروف کتاب مواھب الجلیل میں ہے کہ :" ويشترط في وجوب الحج على المرأة أيضاً وجود زوج أو محرم ، فإن لم يكن لها محرم ولا زوج ، فيجب عليها الخروج للحج في الفرض في الرفقة المأمونة "(اور عورت پر حج فرض ہونے کے لئے شوہر یا محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے، پس اگر اس کا کوئی محرم نہ ہو اور نہ شوہر ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ حج فرض کے لئے قابل اطمنان لوگوں کے ساتھ نکلے )۔(۱)

اور الفواکہ الدوانی میں ہے کہ :" وعلى كل حال لا بد في سفرها من محرم أو زوج أو رفقة مأمونة فإنها تقوم مقام المحرم او الزوج عند تعذرهما ، لكن في حج الفرض دون النفل "(ہر صورت میں عورت کے سفر کے لئے ضروری ہے کہ محرم یا شوہر یا قابل اعتبار لوگ ہوں ؛ کیونکہ شوہر اور محرم نہ ہونے کی صورت میں یہ ان کے قائم مقام ہوتے ہیں،لیکن یہ بات حج فرض میں ہے،نہ کہ نفلی حج میں )۔(۲)

یہ تو مالکیہ کے مسلک کا حوالہ تھا،جس میں یہ بھی تصریح ہے کہ محرم یا شوہر نہ ہونے کی صورت میں رفقہ کی جماعت ان کے قائم مقام ہوتی ہے ،لہذا اگر محرم

(۱)مواہب الجلیل:۵۲۱/۲ (۲)الفواکہ الدوانی:۳۶۳/۱ (۳)المھذ ب:۱۹۷/۱

یا شوہر میسر ہوتو ان کے نزدیک بھی عورت کو بلا محرم جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

اب لیجئے شوافع کی کتاب ''المھذب'' میں امام شیرازی لکھتے ہیں کہ:

" وإن كانت امرأة لم يلزمها إلا أن تأمن على نفسها بزوج أو محرم أو نساء ثقات "(اگر حج کرنے والی عورت ہے تو اس پر حج واجب نہیں مگر یہ کہ وہ اپنے نفس کی شوہر یا محرم یا معتبر عورتوں کے ذریعہ حفاظت کرے)۔(۳)

امام نووی شافعی مھذب کی شرح میں مذکورہ قول ذکر کرکے فرماتے ہیں:" فأي هذه الثلاثة وُجِدَ لزمها الحج بلا خلاف ، وإن لم يكن شيء من الثلاثة لم يلزمها الحج على المذهب ، سواء وجدت امرأةً واحدةً أم لا"(ان تین امور میں سے جو بھی پایا جائے تو عورت پر بلا کسی اختلاف کے حج لازم ہوجاتا ہے،اور اگر ان میں سے کوئی بات بھی نہ ہوتو شافعی مذہب کی رو سے عورت پر حج لازم نہ ہوگا خواہ وہ ایک عورت ہی کو پائے یا نہ پائے)(۱)

اور علامہ زین الدین ملیباری شافعی ''فتح المعین'' میں لکھتے ہیں کہ :

"وشرط للوجوب على المرأة مع ما ذكر أن يخرج معها محرم أو زوج أو نسوة ثقات"(عورت پر حج کے واجب ہونے کے لئے مذکورہ باتوں کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ اس کے ساتھ اس کا محرم یا شوہر یا ثقہ عورتیں بھی جائیں)۔(۲)

امام مالکؒ و امام شافعیؒ کے مسلکوں میں صرف یہ فرق ہے کہ امام مالک عورتوں کی جماعت کی قید نہیں لگاتے اور امام شافعی عورتوں کی قید لگاتے ہیں،لیکن امام مالک کے مسلک میں بھی اکثر علماء کا رجحان اسی طرف ہے کہ عورتوں کی جماعت

(۱) المجموع شرح المهذب:۵۵/۷ (۲) فتح المعین:۳۸۳ (۳) التاج والاکلیل:۵۲۱/۲

ہونا چاہئے۔

علامہ عبدری التاج والاکلیل میں فرماتے ہیں کہ صرف عورتوں پر اکتفاء کرے یا صرف مردوں کی جماعت پر یا دونوں کے مجموعہ پر، اس میں تردد ہے، اور اکثر نے یہ نقل کیا ہے کہ عورتوں کا ہونا شرط ہے۔(۳)

یہ بھی یادرکھنا چاہئے کہ ایک قول امام احمد سے بھی یہی نقل ہوا ہے کہ معتبر لوگوں کے ساتھ حج فرض کے لئے عورت جاسکتی ہے، چنانچہ اثرم نے نقل کیا ہے کہ:" لا يشترط المحرم في الحج الواجب ، قال أحمد: لأنها تخرج مع النساء و مع كل من أمنته "(حج فرض میں محرم شرط نہیں، امام احمد نے کہا: کیونکہ وہ عورتوں کے ساتھ نکلے گی یا ایسے لوگوں کے ساتھ جن پر اطمینان ہو)۔(۱)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ محرم یا شوہر نہ ہونے کی صورت میں تین ائمہ کے نزدیک اس کی گنجائش ہے کہ عورت اپنا حج فرض ادا کرنے کے لئے معتبر لوگوں کے ساتھ جاسکتی ہے۔

## محرم یا شوہر نہ ہوتو عورت پر حج نہیں

اوپر کی تفصیل سے یہ بھی واضح ہوا کہ متعدد ائمہ کے نزدیک محرم یا شوہر میسر نہ ہوتو عورت پر حج ہی فرض نہیں ہوتا۔ فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ شرائطِ حج میں سے عورت کے حق میں دوشرطیں خاص ہیں یعنی ان دوشرطوں کا تعلق صرف عورت سے ہے، مرد سے نہیں اور وہ یہ ہیں: (۱) شوہر یا محرم کا ہونا (۲) عورت کے پاس اپنے اخراجات کے علاوہ محرم کا خرچ بھی ہونا۔(۲)

---

(۱)الفروع:۳/۱۷۷، الانصاف للمرداوی:۳/۴۱۱ (۲)ہدایۃ:۱/۲۱۳-۲۱۴

معلوم ہوا کہ عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کے ساتھ میں نہ ہونے یا اس کا خرچہ پاس میں نہ ہونے کی صورت میں عورت پر حج کی ادائیگی ضروری نہیں ہے۔

البتہ ان شرائط کے سلسلہ میں علماء کا کچھ اختلاف ہے، اس کی تفصیل وتحقیق بھی ضروری ہے؛ پہلی شرط ''یعنی سفر میں محرم کا ساتھ ہونا'' اس سلسلہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے کہ یہ شرطِ وجوب ہے یا شرطِ ادا ہے۔

صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ:

''علماء نے محرم کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ وہ شرط وجوب ہے یا شرط ادا ہے۔(۱)

بعض علماء اس کو شرط وجوب قرار دیتے ہیں اور بعض علماء شرط ادا قرار دیتے ہیں، شرط وجوب اور شرط ادا میں فرق یہ ہے کہ شرط وجوب وہ ہے جس پر وجوب موقوف ہوتا ہے کہ اگر یہ شرط پائی گئی تو واجب ہوگا ورنہ نہیں، اور شرط ادا یہ ہے کہ وجوب تو ہو چکا ہے، لیکن اس کی ادائیگی کا وجوب اس پر موقوف ہے کہ یہ شرط پائی جائے، اگر پائی گئی تو ادائیگی لازم ہوگی ورنہ نہیں۔

**انتباہ:** یہاں ایک اہم نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ شرط وجوب نہ پائی جائے تو اس شرط کی تحصیل ضروری نہیں، مثلاً کسی کے پاس روپیہ نہیں ہے تو حج کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنا ضروری نہیں، لیکن شرط ادا نہ پائی جائے تو اس کی تحصیل واجب ہے، مثلاً شوہر یا محرم کا ہونا اور محرم کا خرچہ اگر شرط وجوب ہو تو شوہر بنانے کے لئے شادی کرنا یا محرم کا خرچہ جمع کرنا واجب نہ ہوگا اور اگر اس کو شرط ادا کہیں تو یہ چیزیں واجب ہوں گی۔(۲)

(۱) ہدایہ:۱/۲۱۴ (۲) البحر الرائق:۲/۳۴۰ (۳) دیکھو الانصاف:۳/۴۱۱، الفروع:۳/۱۷۵

بہر حال اس میں اختلاف ہے کہ یہ شرط وجوب ہے یا شرط اداء؟ اور امام احمد کے مسلک میں بھی یہی دو قول ملتے ہیں، کہ بعض نے یہ نقل کیا ہے کہ محرم کی شرط شرط وجوب ہے اور بعض نے نقل کیا ہے کہ یہ شرط ادا ہے۔(۳)

پس بعض علماء کے نزدیک محرم یا شوہر نہ ہونے کی صورت میں عورت پر حج ہی فرض نہ ہوگا؛ کیونکہ ان کے نزدیک محرم کا ہونا شرط وجوب ہے اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ عورت پر اس کے بغیر بھی حج تو واجب ہو جائے گا، البتہ ادائیگی اس وقت تک لازم نہ ہوگی جب تک کہ محرم نہ ملے، اگر آخر عمر تک بھی محرم نہ ملا تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔ یہ ان علماء کے پاس ہے جو محرم و شوہر کے ساتھ جانے کو شرطِ ادا کہتے ہیں۔

رہا یہ سوال کہ ان دو قولوں میں سے صحیح و راجح قول کونسا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں بھی اختلاف ہے، علامہ کاسانی علیہ الرحمہ نے بدائع میں شرط وجوب والے قول کو صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ ابن الھمام، قاضی خان اور صاحب نہایہ نے شرطِ ادا والے قول کو صحیح و راجح قرار دیا ہے۔(۱)

اور علماء حنابلہ کے یہاں بھی ان اقوال کی تصحیح و ترجیح میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن اکثر اصحاب نے جس کو ترجیح دی ہے اور اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ بلا محرم بھی عورت پر حج واجب ہو جاتا ہے، لیکن ادائیگی کا لزوم موقوف رہتا ہے۔(۲)

پہلے قول پر تو عورت پر حج ہی فرض نہ ہوگا، اگر محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو، اور دوسرے قول پر اگر چہ حج فرض ہو جائے گا مگر ادائیگی لازم نہ ہوگی، بلکہ آخر عمر تک محرم کا انتظار کرے، اگر نہ مل سکے تو آخر عمر میں وصیت کر دے کہ میرے مال سے

(۱) ذکرہ فی رد المحتار: ۲/۴۶۵، منحۃ الخالق: ۲/۳۳۹، شامی: ۲/۴۶۵ (۲) الفروع: ۳/۱۷۵

میرا حج بدل کرادو۔

اس تفصیل سے اتنا واضح ہو گیا کہ علماء حنفیہ وعلماء حنابلہ کے نزدیک ادائیگی حج عورت پر اس وقت لازم ہے جبکہ سفر میں محرم یا شوہر ساتھ ہو، ورنہ ادائیگی حج اس پر لازم نہیں۔

## دوسری شرط کی تفصیل

دوسری شرط یعنی محرم کا خرچہ ونفقہ پاس ہونا، اس کے متعلق بھی فقہاء میں اختلاف ہے، بعض فقہاء نے محرم کا خرچہ عورت کے ذمہ کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خرچہ عورت پر نہیں ہے، پھر ان میں سے صحیح قول کونسا ہے، اس میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔(۱)

اور حنابلہ کے یہاں بھی یہ مسئلہ زیر بحث آیا ہے اور ان حضرات نے بھی محرم کا خرچہ عورت کے ذمہ مانا ہے۔(۲)

پھر بعض علماء حنفیہ نے اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے ان دونوں اقوال میں تطبیق دی ہے، اس طرح کہ اگر محرم نے خرچہ ونفقہ دینے کی شرط لگائی کہ میں ساتھ آؤں گا مگر سارا خرچہ دینا ہوگا تو عورت پر اس کا خرچہ واجب ہے، اور اگر شرط نہیں لگائی تو عورت پر محرم کا خرچہ واجب نہیں ہے۔ اس تطبیق کا ذکر علامہ ابوبکر الحداد نے الجوہرۃ النیرۃ میں اور علامہ شامی نے بحوالہ السراج الوہاج منحۃ الخالق میں کیا ہے۔(۳)

اس تطبیق کا حاصل یہ ہے کہ اگر عورت کے پاس اتنی گنجائش ہے کہ وہ خود حج

---

(۱) دیکھو منحۃ الخالق مع بحر الرائق: ۲/۳۳۹ (۲) الروض المربع: ۱/۴۶۳، منار السبیل: ۱/۲۳۲

(۳) الجوہرۃ النیرہ: ۱/۲۱۸، منحۃ الخالق علی البحر الرائق: ۱/۳۴۹

کرسکتی ہے، دوسرے کو ساتھ لیجانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو اگر کوئی محرم اپنے خرچہ سے خود اسکے ساتھ حج کو جانے تیار ہو جائے تو اسپر حج فرض ہوگا اور اگر محرم اپنے خرچہ سے آنے تیار نہ ہو تو اس عورت پر حج فرض نہ ہوگا جب تک کہ اتنی رقم جمع نہ ہو جائے کہ جس سے وہ محرم کو ساتھ لے جا سکے۔

یہ بحث محرم کے خرچہ کے بارے میں ہے، اور اگر شوہر ساتھ جائے تو اس کا خرچہ کس کے ذمہ ہوگا؟ اس کے بارے میں علامہ شامی نے صرف اتنا لکھا ہے کہ شوہر کا خرچہ بیوی پر نہ ہوگا۔(۱)

لیکن بعض حضرات نے اس میں یہ تفصیل لکھی ہے کہ جو خرچہ شوہر کے ذمہ کھانے پینے وغیرہ کا ہے وہ تو بدستور مرد ہی کے ذمہ ہوگا اور جو سفر کے اخراجات ہیں وہ عورت کے ذمہ رہیں گے۔(۲)

اور فقہ حنبلی کی کتاب ''کشف القناع'' میں بھی یہی بات اختیار کی ہے، اس میں ہے کہ :" ونفقة المحرم إذا سافر معها عليها ؛ لأنه من سبيلها ، ولو كان محرمها زوجها فيجب لها عليه بقدر نفقة الحضر ، وما زاد فعليها"

(محرم کا نفقہ جبکہ وہ عورت کے ساتھ سفر کرے عورت پر ہوگا؛ کیونکہ یہ بھی ''سبیل'' (مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً) میں داخل ہے، اور اگر اس کا محرم اس کا شوہر ہی ہو تو عورت کے لئے بقدر اپنے گھر پر قیام کے خرچہ مرد کے ذمہ ہوگا اور جو اس سے زائد ہو وہ عورت پر ہوگا)(۳)

اس تفصیل سے دو باتیں واضح ہوگئیں :ایک تو یہ کہ اگر محرم یا شوہر نہ ہو تو عورت کے ذمہ حج کی ادائیگی لازم نہیں ، بلکہ وہ اس کا انتظار کرے کہ یہ میسر آجائے، مثلاً شادی کرے تا کہ شوہر کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کر سکے، اگر محرم کو

---

(۱) الرد المحتار شامی:۲/۴۶۴ (۲) غنیۃ:۲۷ (۳) کشف القناع:۲/۳۹۵

ساتھ لے جانے روپیہ نہ ہو تو روپیہ کمانے کی کوشش کرے وغیرہ ،اس کے باوجود میسر نہ آئے تو اپنا حج بدل کرادینے کی وصیت کردے۔

## بوڑھی عورت کا حکم

یہاں ایک سوال اس سلسلہ میں یہ ہے کہ بوڑھی عورت سفر حج پر جائے تو اس کے لئے بھی کیا یہی حکم ہے کہ محرم یا شوہر ساتھ ہو یا اس کا کوئی اور حکم ہے؟ کیا وہ بلا محرم سفر حج پر جاسکتی ہے؟ فقہاء نے عام طور پر اس سوال کا جواب بصراحت دیدیا ہے کہ بوڑھی ہو یا جوان ہر عورت کا حکم یہی ہے کہ وہ بلا محرم حج کا سفر نہیں کرسکتی ، چنانچہ فقہاء کرام نے شرائط حج میں عورت کے لئے محرم کا ہونا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عورت جوان ہو یا بوڑھی دونوں کے لئے محرم کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

فقہاء حنابلہ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے ،چنانچہ **کشف القناع** میں ہے کہ :
"ویشترط لوجوب الحج علی المرأة ، شابةً كانت أو عجوزاً قصراً ودونها ، وجود محرم "(عورت پر حج کے واجب ہونے کے لئے خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھی اور خواہ سفر مسافت قصر تک کا ہو یا نہ ہو،محرم کا ہونا شرط قرار دیا گیا ہے )۔(۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں جوان اور بوڑھی عورت دونوں کا حکم ایک ہے،اور احادیث جن میں عورت کو بلا محرم سفر سے منع کیا گیا ہے وہ بھی مطلق ہیں، جو جوان اور بوڑھی دونوں قسم کی عورتوں کو شامل ہیں، لہٰذا بوڑھی عورت بھی بغیر محرم سفر نہیں کرسکتی۔

---

(۱) درمختار:۲/۴۶۴ ،بحرالرائق:۲/۳۳۹،الجوہرۃ:۱/۲۱۷ (۲) کشف القناع:۲/۳۹۴، نیز دیکھو: الفروع:۳/۱۷۵

مگر بعض فقہی روایات سے اس کے خلاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت زیادہ بوڑھی عورت جو غیر مشتہاۃ ہواس کو بلا محرم سفر کی اجازت ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے کہ : " أما العجوز التي لا تشتهي فلا بأس بمصافحتها و مس يدها إذا أمن و متى جاز المس جاز سفره بها و يخلو إذا أمن عليه وعليها، و إلا فلا" (لیکن وہ بوڑھی عورت جو قابل شہوت نہ ہواس سے مصافحہ کرنے اور اس کا ہاتھ چھونے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ برائی سے مامون ہو، اور جب اس کو چھونا جائز ہوا تو اس کے ساتھ سفر کرنا اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے، بشرطیکہ اس عورت اور مرد دونوں پر برائی کا کوئی خوف نہ ہو، ورنہ جائز نہیں)۔(۱)

اور امام احمدؒ کا بھی ایک قول یہی ہے کہ بوڑھی کا سفر میں جانا بلا محرم جائز ہے، الفروع میں نقل کیا ہے کہ :" لا يشترط المحرم في القواعد من النساء الآتي لا يخشى منهن ولا عليهن فتنة"(جو بوڑھی عورتیں کہ جن سے کوئی فتنہ کا خوف نہیں اور نہ ان پر کسی فتنہ کا خوف ہے ان کے حق میں محرم شرط نہیں)۔(۲)

یہی بات زیادہ معقول معلوم ہوتی ہے کہ جو بوڑھی عورت اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ اس سے کسی فتنہ کا خوف نہیں اور نہ اس پر کسی فتنہ کا خوف ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہونا چاہئے ؛ کیونکہ اصل مدار اس حکم کا خوف فتنہ ہی ہے، جب فتنہ کا خوف نہ ہو تو حکم بھی مختلف ہونا چاہئے۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی یہی فتوی دیا ہے کہ بوڑھی عورت کو بلا محرم سفر حج کی اجازت ہے۔(۳)

---

(۱) الدر المختار: ۳٦٨/٦ (۲) الفروع: ۱۷۷/۳ (۳) امداد الفتاوی: ۲۰۱/۴ (۴) (۱) بحر الرائق: ۳۳۹/۲

## عورتوں کی جماعت کیساتھ سفر کا حکم

اگر عورتوں کی جماعت سفر حج پر جائے تو یہ کیسا ہے؟ فقہاء احناف نے اس کو بھی ناجائز لکھا ہے، علامہ ابن نجیم مصریؒ نے حدیث ''عورت سفر نہ کرے یا حج نہ کرے مگر یہ کہ محرم ساتھ ہو'' ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اس سے مستفاد ہوا کہ قابل اعتماد عورتوں کا ساتھ ہونا کافی نہیں ۔(۴)

یعنی صرف عورتوں کی جماعت ہو یا ان کے محرم ان کے ساتھ ہوں اور کوئی عورت بغیر محرم ان کے ساتھ سفر کرے ، یہ بھی درست نہیں ۔اور اس کی وجہ میں صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ بغیر محرم کے عورت پر فتنہ کا خوف ہے اور غیر ساتھ ہوں تو یہ فتنہ مزید بڑھ جاتا ہے۔(۱)

الغرض علماء حنفیہ کے نزدیک عورت دوسری ثقہ عورتوں کے ساتھ بھی سفر حج نہیں کرسکتی ہے، جبکہ ان عورتوں کے محرم ان کے ساتھ ہوں ،اور اگر ان کے محرم بھی نہ ہوں تو کسی عورت کے لیے بھی سفر کرنا حلال نہیں ہے۔جیسا کہ اوپر کی احادیث سے معلوم ہوا۔اور امام شافعی و امام مالک کے نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد کے پاس اس کی گنجائش ہے کہ معتبر و قابل وثوق دیندار عورتوں کی جماعت کے ساتھ عورت اپنا حج فرض ادا کرنے جائے اور پورا لحاظ پردے کا اور دیگر احکامات شرعیہ کا رکھے۔ضرورت کے وقت اس قول کو اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔واللہ اعلم

محمد شعیب اللہ مفتاحی
(مہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم)

---

(۱)ہدایہ:۲۱۳/۱